رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت ۲ پیسے

جلد ۲۲ | مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۴۰

حضرت امیر المومنین لاہور تشریف لے گئے

قادیان ۱۴ اپریل۔ آج ۹ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ موٹر لاہور تشریف لے گئے۔ حضور نے اپنے بعد حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقامی امیر مقرر فرمایا ؛

احراریوں کی دھمکیاں حکومت کو

احراری ایک طرف تو اپنی نہایت اشتعال انگیز اور دل آزار تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ و شرارت پھیلانے میں مصروف ہیں۔ اور اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ کہ کم از کم پنجاب میں کسی جگہ کوئی احمدی امن کی زندگی بسر نہ کر سکے۔ لیکن دوسری طرف حکومت کو کھلم کھلا دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ تاکہ وہ احراریوں کو خلافِ امن۔ اور خلاف قانون کارروائیاں کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دے۔ حکومت نے احراریوں کے نہایت ہی گندے۔ دل آزار اور خلاف قانون لٹریچر کے متعلق اس وقت تک جو کچھ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جب وہ کثرت کے ساتھ پھیل جاتا ہے۔ تو اس کی ضبطی کا اعلان کر دیتی ہے۔ جو بالکل بے اثر چیز ہے۔ چونکہ اس سے شرارت کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ بلکہ اور زیادہ پھیل رہا ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ اسے ناکافی۔ اور غیر مؤثر سمجھتی ہوئی حکومت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتی ہے کہ وہ ایسا طریق اختیار کرے۔ جو احراریوں کی خلافِ قانون۔ اور امن شکن حرکات کے انسداد کا موجب ہو ؛

چونکہ احراری نہیں چاہتے۔ کہ حکومت ان کے اس لٹریچر کے متعلق جس میں جماعت احمدیہ کی دل آزاری کرنے اور اشتعال دلانے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی جاتی۔ اتنا بھی کہے۔ کہ وہ حکومت کے خیال میں قانون مطبوعاتِ ہند کی رو سے قابلِ مواخذہ ہے۔ اس لئے وہ اپنے گندے لٹریچر کے ضبط ہونے کے اعلان کی بنا پر حکومت کو متہم کر رہے ہیں۔ اور عوام کو بھڑکا رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "احسان" (۱۳ اپریل) لکھتا ہے :-

"حکومت دوسرے مذاہب کے پیرووں کی دل آزاری کرنے کے معاملہ میں میرزائیوں کی پیٹھ ٹھونکنے۔ اور میرزائیوں کے متعلق دینی حیثیت سے کچھ لکھنے والوں کو قانون کے استعمال سے مرعوب کرنے کی مرتکب ہو رہی ہے"

اس سے جہاں یہ ظاہر ہے۔ کہ احراری حکومت سے کیا چاہتے ہیں۔ وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے لئے بالکل غلط الزام لگا کر حکومت پر دباؤ ڈال رہے ہیں۔ تاکہ وہ احراریوں کے آگے جھک جائے۔ اور قانون کی صریح خلاف ورزی ہوتی ہوئی دیکھ کر بھی کوئی کارروائی نہ کرے۔

اس سے زیادہ واضح طور پر صدر احرار نے اپنے ایک حال کے اعلان میں یہ لکھا ہے۔ کہ "وہ وقت عنقریب آنے والا ہے۔ کہ حکومت کو مسلمانوں (احراریوں) کی آواز کے سامنے گردن جھکانی ہوگی۔ اور اسے مرزائیت نوازی پالیسی کو ترک کرنا ہوگا"

اس کے ساتھ ہی لکھا ہے۔ "حکومت پر واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ وہ مرزائیوں کی حمایت کرکے دنیائے اسلام کو خود بخود اپنے خلاف کر رہی ہے"

یہ صریح دھمکی ہے۔ جو حکومت کو اس لئے دی جارہی ہے۔ کہ وہ احمدیوں کو کلیتہً احراریوں کے رحم پر چھوڑ دے۔ ورنہ دنیائے اسلام اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی۔ اس وقت تک کا تجربہ بتاتا ہے۔ کہ حکومت نے کبھی اپنے خلاف کسی بڑی سے بڑی دھمکی کی بھی پروا نہیں کی بلکہ مردانہ وار اس کا مقابلہ کیا ہے۔ لیکن احراری چونکہ جماعت احمدیہ کو آگے رکھ کر دھمکی دے رہے ہیں۔ اور حکومت میں ایک طبقہ ایسا ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی پیٹھ ٹھونک رہا۔ اور انہیں سہارا دیئے ہوئے ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ وہ گورنمنٹ کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش کرے۔ اور متعلقہ حکام احراریوں کی اور زیادہ ناز برداری شروع کر دیں۔ لیکن یہ ناز برداری حکومت کو بہت مہنگی پڑے گی۔ احراری ہر جگہ کھلم کھلا کہتے پھرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کی مخالفت وہ اس لئے کر رہے ہیں۔ کہ احمدی موجودہ حکومت کی غلامی کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور حکومت کی وفاداری اور قوانین کی پابندی کی تلقین کرکے ہندوستان کی غلامی کی زنجیریں مضبوط کر رہے ہیں۔ ان حالات میں احراریوں کے آگے حکومت کے جھکنے اور یہ ظاہر کرنے کا کہ ان کی دھمکیاں کارگر ہو سکتی ہیں۔ سوائے اس کے۔ اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت اپنے خلاف خود سامان مہیا کرنے میں ممد ہو رہی ہو۔ اور ایسے لوگوں کو تقویت دے رہی ہو۔ جن کی ساری عمر حکومت کو نقصان پہونچانے اور اس کے خلاف عوام میں جذبات نفرت و حقارت پیدا کرنے میں گزری ہے۔ اور جو آئندہ بھی اپنی زندگی کا یہی پروگرام رکھتے ہیں ؛

احراری ساری عمر جماعت احمدیہ کی موجودہ رنگ کی مخالفت میں نہ تو چل سکتے ہیں۔ اور نہ اس سے نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس بات کو وہ خود بھی بخوبی جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف شور و شر مچاتے ہوئے حکومت کے خلاف بھی اپنے سابقہ طریق عمل کو دہراتے جاتے ہیں۔ تاکہ اس کام میں نئے سرے سے منہمک ہونے میں انہیں کوئی دقت نہ پیش آئے پس اگر موجودہ حالت میں جبکہ وہ کہتے ہیں۔ کہ حکومت کا زیادہ زور کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے وہ تیار ہو رہے ہیں۔ حکومت کے بعض عاقبت نا اندیش افسروں کی وجہ سے انہیں جس قدر تقویت حاصل ہوگی۔ اسی قدر زیادہ حکومت کو مشکلات میں ڈالنے کا موجب ہونگے۔ ممکن ہے۔ آج ہماری اس بات کی پروا نہ کی جائے۔ لیکن اگر اصلاح حال کی کوشش نہ کی گئی۔ تو آئندہ زمانہ خود حقیقت واضح کر دے گا

مسلمانانِ ہند کے معزز ترین لیڈروں کی طرف سے برادرانِ ملت سے دردمندانہ اپیل

ایک عالمگیر اور عالم سوز جنگ کے شروع ہونے پر تمام بین الاقوامی خانہ جنگیاں ختم ہوجاتی ہیں۔ اور ملک کے تمام باشندے بلا قید مذہب و ملت بیرونی غنیم سے مقابلہ کے واسطے تیار ہوجاتے ہیں۔ اسی طرح جب کسی گاؤں یا قصبہ میں مسلح خونخوار ڈاکو شب تاریک کی پردہ پوشی سے فائدہ اُٹھا کر حملہ آور ہوتے ہیں تو وہاں تمام باشندے بلا امتیاز دوست و دشمن مدافعت کے واسطے تیار ہوجاتے ہیں۔

آج ہندوستان کے مسلمان بھی ایسی ہی محشر خیز بلیات میں مبتلا ہیں۔ ہندوستان کے طرز حکومت میں جو تبدیلیاں عنقریب رونما ہونے والی ہیں۔ ان میں اگرچہ گورنروں اور گورنر جنرل کو غیر محدود اختیارات دیئے گئے ہیں۔ باوجود اس کے اکثریت بقوت اور اقتدار اقلیت کو کچلنے اور مٹانے کیواسطے اصلاحاتِ جدیدہ کی زیر حمایت کافی ضرب لگا سکتی ہے۔ ایسی حالت میں مسلمانانِ ہندوستان کا یہ فرض ہے۔ کہ اس وقت وُہ اپنے تمام اندرونی اختلافات کو بالائے طاق رکھکر کامل یکجہتی اور اتفاق کے ساتھ ایک متحدہ آواز میں اپنے حقوق کی حفاظت اور اپنی مذہبی آزادی اور روایات کو قائم رکھنے کے واسطے میدانِ عمل میں گامزن ہوں۔

لیکن افسوس سے دیکھا جاتا ہے۔ کہ اس وقت بھی مسلمان خانہ جنگی میں مبتلا ہیں۔ اور فروعی مسائل میں مذہبی اختلافات ایک فرقہ کو دوسرے فرقہ کی تخریب اور سب وشتم میں مبتلا کر رہا ہے جسکی وجہ سے ہمارا قومی وقار اور اثر غیر قوموں کی نظر میں روز بروز گرتا جاتا ہے۔ آج بھی سُنّی اور شیعہ۔ وہابی اور بدعتی کے اختلافات کونسلوں اور اسمبلی کے انتخابات میں نہایت بدنما صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور بالخصوص پنجاب کے بعض اضلاع میں عامۃ المسلمین اور فرقہ احمدیہ کے مابین مخالفت نے ایک ایسی خطرناک صُورت اختیار کر لی ہے۔ جس سے آئندہ نہایت ناگوار نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ معلوم ہوتا ہے۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہُوئے ہم مسلمانوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں۔ کہ کم از کم اس وقت اس قسم کی خانہ جنگیاں اور اندرُونی نزاعات سے قطع نظر کر کے کامل اتحاد اور اتفاق کے ساتھ اصلاحاتِ جدیدہ میں اپنے حقوق کے محفوظ اور مضبوط کرنے کیواسطے ہمہ تن مصروف ہوجاویں۔ اور بلا خیال اختلاف عقائد کے مسلمانوں میں جو شخص مفید اور کارآمد ثابت ہو۔ اس کی پوری اعانت اور امداد کریں۔

الداعیان

(آنریبل نواب بہادر خواجہ) حبیب اللہ (ممبر کونسل آف سٹیٹ ڈھاکہ)۔ (آنریبل مسٹر) محمود سہراوردی (ممبر کونسل آف سٹیٹ بنگال)، (آنریبل) سید محمد پادشاہ (صاحب بہادر ممبر کونسل آف سٹیٹ مدراس)، (آنریبل مسٹر) محمد یامین خان (سی۔ آئی۔ ای۔ ممبر کونسل آف سٹیٹ یو۔ پی)، (آنریبل خان بہادر) سید عبدالحفیظ (صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ بنگال مشرقی)، (آنریبل خان بہادر) علی بخش محمد حسین (سندھ ممبر کونسل آف سٹیٹ)، (آنریبل مسٹر) حسن امام (صاحب بہار اڑیسہ ممبر کونسل آف سٹیٹ)، اے۔ کے فضل حق (صاحب ممبر لیجسلیٹو اسمبلی بنگال)، (خانصاحب) شیخ فضل الحق پراچہ (ممبر اسمبلی) نبی بخش۔ الٰہی بخش بھوٹو (ممبر اسمبلی)، ایچ۔ ایم۔ عبداللہ (صاحب ممبر اسمبلی پنجاب)، (کپتان سردار) شیر محمد خان (سی۔ آئی۔ ای۔ ایم۔ بی۔ ای۔ ممبر اسمبلی پنجاب)، محمد ابراہیم ہارون جعفر (صاحب ممبر اسمبلی بمبئی)، (خان صاحب نواب) صدیق علی خان (صاحب ممبر اسمبلی۔ سی۔ پی)، (میجر نواب) احمد نواز (خانصاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ ممبر اسمبلی۔

(مولوی سر) محمد یعقوب (صاحب کے۔ ٹی۔ ممبر اسمبلی)

(خواجہ) حسن نظامی (صاحب)

خُدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۱۔۱۲۔۱۳ اپریل ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام
۱	خورشید علی صاحب	گگک
۲	آسیہ صاحبہ	پاڈنگ سماٹرا
۳	محمد طیب صاحب	بٹادیہ۔ جاوا
۴	زکریا صاحب	بوگرا۔ جاوا
۵	اہلیہ صاحبہ زکریا	؍ ؍
۶	عبدالکریم صاحب	چیربوں۔ جاوا
۷	اہلیہ صاحبہ عبدالکریم ؍	؍ ؍
۸	احمد سنوعلی صاحب	بوگرا ؍
۹	احمد برزخ صاحب	بوگر۔ جاوا
۱۰	عباس صاحب	؍ ؍
۱۱	سردار بیگم صاحبہ	ضلع سرگودہا
۱۲	بشیر احمد صاحب	؍ ؍
۱۳	سردار محمد صاحب	؍ ؍
۱۴	سراج الدین صاحب	؍ ؍
۱۵	سعید احمد صاحب	؍ فیروزپور
۱۶	سردار بی بی صاحبہ	؍ سرگودہا

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ممبر ایگزیکٹو کونسل وائسرائے ہند کی خدمت میں جماعتہائے احمدیہ شہر و مضافات لاہور کا مخلصانہ ایڈریس

اور

ایڈریس کے جواب میں جناب چوہدری صاحب موصوف کی دلچسپ تقریر

۱۱- اپریل بوقت شام جماعت ہائے احمدیہ شہر لاہور و مضافات نے جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں ایک شاندار دعوت احمدیہ ہوسٹل لاہور میں دی۔ پانچسو کے قریب احباب موجود تھے کھانا کھانے کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ قرآن کریم کی تلاوت۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم کے بعد ایک صاحب نے جناب چودھری صاحب موصوف کی شان میں نظم پڑھی اس کے بعد جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے حسب ذیل ایڈریس پیش کیا۔ (ایڈیٹر)

ایڈریس منجانب جماعتہائے احمدیہ شہر و مضافات لاہور

مکرمنا جناب چودھری صاحب السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج ہمارے اس اجتماع کی غرض وغایت محض یہ ہے۔ کہ ہم سب مل کر خدا تعالےٰ کا شکر بجا لاتے ہوئے آپ کی خدمت میں اُس اعزاز پر ہدیۂ تبریک پیش کر سکیں۔ جو آپ کو حکومتِ ہند کی وزارت کے عہدۂ جلیلہ پر متمکن ہونے کی صورت میں ملا ہے ہم آپ کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ گو آپ کی سادگی پسند طبیعت ابتدا ہی سے اس قسم کی تقریبات سے نفور رہی ہے تاہم آپ نے ہماری مخلصانہ استدعا کو شرفِ قبول بخش کر اس حقیر دعوت میں اپنی شمولیت سے ہمیں مرہونِ منت فرمایا:۔

جمع ہونے کی ایک غرض یہ بھی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم پر اپنی وُہ تمام برکات اور اپنے وُہ تمام افضال نازل فرمائے۔ جو اس نے اجتماعی ذکر اور دُعا سے وابستہ کر رکھے ہیں:۔

مکرمنا! ان تمام خدمات کا شمار جو آپ نے سلسلہ کی خاطر انجام دی ہیں۔ ایک امرِ محال ہے زمانۂ طالب علمی سے لے کر دُنیائے سیاسیات میں اس سربلندی و سرفرازی حاصل کرنے تک آپ کا جذبۂ ایثار و قربانی آپ کی ہم سے بے لوث ہمدردی سلسلہ کے کاموں میں آپ کا گہرا اخلاص آپ کی شاندار قانونی سیاسی علمی۔ اور ادبی خدمات تاریخ احمدیت میں یقیناً ایک طویل باب کی مقتضی ہیں۔ حد سے بڑھی ہوئی مصروفیتوں کے باوجود اس جماعت کی تنظیم ہوئی جس کے شاندار نتائج آج خدا کے فضل سے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ ہی کے عہد میں ہماری جماعت کی اپنی مسجد تعمیر ہوئی اور اب آپ ہی کی توجۂ عالیہ سے ہماری لائبریری معرضِ وجود میں آ رہی ہے۔ آپ ہی نے ہماری جماعت کے کارکنوں میں ضبط۔ اطاعت اور اتحادِ عمل کی رُوح پھونکی آپ ہی کے رُوح پرور خطبات سے ہماری جماعت عام طور پر مستفید ہوتی رہی ہے۔ آپ ہی کا چندہ باقی ساری جماعت لاہور کے برابر بلکہ اکثر اوقات بڑھ کر رہا ہے۔

آپ کے ذاتی محاسن کو الفاظ کے احاطہ میں لانا ایک مشکل امر ہے۔ آپ کی زندگی میں ہمیں اس پاکیزہ اصل کی ایک نہایت ہی اعلےٰ مثال ملتی ہے۔ جو بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے متعلق اپنے

اسی سلسلہ میں ہم اُس شفقت اور توجہ کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے آپ کو حاصل ہے۔ یقیناً اس توجہ اور شفقت کو کھینچنے کا باعث آپ کا اخلاص۔ اور آپ کی رُوحانی استعداد ہے اور اس توجہ اور شفقت کے نتیجہ میں جو نتائج تربیت اور سلوک کے رنگ میں پیدا ہوئے ہیں وُہ ظاہر و باہر ہیں آپ کی زندگی کا بہت بڑا امتیاز یہ ہے۔ کہ آپ نے ترقی کے منازل کو جلد جلد طے کیا ہے۔ اور جس وقت ہم اس بات کا خیال کرتے ہیں۔ کہ آپ نے نسبتاً کم عمر میں ترقی کی اتنی بڑی معراج حاصل کی ہے۔ تو آپ کی آئندہ ترقیات کا تصور کرتے ہوئے ہمارے دل بہت سرور محسوس کرتے ہیں اعلےٰ سیاسیات میں آپ جیسی بے لاگ اور قابل ہستی کا داخل ہونا یقیناً سیاسیات کی آلودگیوں

دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کی ایک نہایت اعلےٰ اور شاندار مثال

مکرمنا! اگرچہ ہمارا یہ اجتماع اپنی ظاہری صورت میں بعض مروجہ تقریبوں سے ملتا جلتا ہے لیکن خدا کے فضل سے کیا بلحاظ رُوح۔ اور کیا بلحاظ اپنے مقاصدِ عالیہ یہ اُن سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ آپ کی عزت و توقیر جو ہمارے لئے ایک گونہ مسرت کا موجب بن رہی ہے۔ اور آپ کے احسانات جن کا احساس ہمارے دلوں کی گہرائیوں تک سرایت کر چکا ہے۔ اُن کے یُوں اظہار سے ہماری غرضِ واحد یہ ہے۔ کہ آپ کے ذاتی محاسن اور شاندار دینی خدمات کا کسی قدر مجمل صُورت میں تذکرہ ہو جائے۔ کیونکہ ہمیں امید واثق ہے کہ ایسا تذکرہ جماعت کے افراد کے لئے یقیناً ایک نیک تحریک ثابت ہوگا۔ اس کے علاوہ ہمارے یہاں

آپ انتہا درجہ کا جوشِ تبلیغ رکھتے ہیں۔ آپ کی بدولت کئی معززین راہِ ہدایت پا چکے ہیں۔ اور کئی ایسے ہیں جن کو سلسلہ سے شدید انس پیدا ہو چکا ہے اور کئی ایسے ہیں۔ جو آپ کے زیرِ اثر احمدیت کے نُور سے خود منور ہو کر اوروں کے لئے شمعِ ہدایت کا مُوجب بن رہے ہیں۔ وُہ شاندار دینی خدمات جو آپ سلسلہ کی سُود و بہبُود کے لئے انجام دیتے رہے ہیں آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں لیکن وُہ احسانات جن کا بارِ گراں خصوصیت سے لاہور کی کمزور جماعت کے نحیف کندھوں پر ہے۔ ان سے سوائے لفظی اعتراف کے ہم کسی طرح عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ آپ کا وجود باجُود ہمارے لئے لاتعداد برکات کا باعث رہا ہے اور ہے۔ آپ ہی جماعتِ لاہور کے پہلے امیر ہیں۔ آپ ہی کے عہد میں

متبعین کو سکھایا۔ آپ نے دینی خدمات اور خدا کے راستے میں قربانیوں کے ساتھ ساتھ ایسی بشاشت دکھلائی ہے جو مومنوں ہی کا حصہ ہے۔ اور غربا کی دلجوئی اور مستحق طلباء کی امداد کی۔ ان بے شمار مثالوں کا ذکر کرنا ہمارے لئے اس واسطے محال ہے۔ کہ ان کا ظہور آپ سے اکثر خاموشی میں اور بغیر کسی قسم کے تذکرہ کے ہوتا رہتا ہے آپ کے ذاتی محاسن میں خاص طور پر قابلِ ذکر آپ کی وُہ خداداد سادگی ہے۔ جس کا اعتراف آپ کے دوست تو در کنار ان لوگوں کی زبان پر بھی ہے۔ جو آپ سے شدید مذہبی و سیاسی اختلاف اور ذاتی عناد رکھتے ہیں آپ کے ذاتی استغنا۔ سادگی اور کمال بے نفسی کے علاوہ آپ کے بلند پایہ ذاتی محاسن میں وُہ عقیدت بھی شامل ہے۔ جو خلافتِ حقہ اور نظامِ سلسلہ سے آپکو ہے

کو پاک کرنے کا باعث بنے گا۔ آپ کی گرانقدر دینی و ملکی خدمات اور آپ کے ذاتی محاسن بیان کرتے ہُوئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ کہ ہم اس موقعہ پر آپ کے والد مرحوم حضرت چودھری نصر اللہ خان رضؓ اور آپ کی والدہ محترمہ کا ذکرِ خیر بھی کر لیں۔ ہمارا یقین ہے۔ کہ آپ کی قابلیت اور آپکی سیرت کا بہت بڑا حصہ آپ کو اپنے بزرگوں سے ورثہ میں ملا ہے۔ آپ کے والدین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ و صحابیات میں ممتاز ہستیاں ہیں۔ خدا تعالےٰ حضرت چودھری نصر اللہ خان صاحب کے درجات کو بلند کرے اور آپ کی والدہ محترمہ کو جو تعلق باللہ کی کئی اقسام سے مشرف ہیں۔ دیر تک زندہ رکھے۔ تاکہ ان کے اقارب اور دوسرے حضرات جن کو ان کا فیض میسر آئے دیر تک ان کی دُعاؤں سے مشرف ہوں:۔

مکرمنا! آخر میں ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فضلوں سے آپکو اور آپ کے اہل کو مالا مال کرے۔ آپ کو وہ کچھ دے۔ جو اس نے اپنے مقربوں کے لئے مقدر کر رکھا ہے آپ کو لمبی عمر عطا کرے۔ اور آپ کے اخلاص میں آپ کی قابلیت میں۔ آپ کے جذبۂ قربانی میں برکت ڈالے اور آپ کے وجود کو سلسلہ احمدیہ و اسلام کے لئے خصوصاً اور بنی نوع انسان کے لئے عموماً زیادہ سے زیادہ مفید و بابرکت بنا دے۔ آمین

آخر میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ چونکہ جماعت لاہور کے کام سے اچھی طرح واقف ہیں اور سلسلہ کی ضروریات کا خاص علم آپ کو دیا گیا ہے اس لئے آپ ہمیں ہمارے کام کے متعلق اس موقعہ پر ضرور کچھ نصائح فرمائیں۔ ایسی نصائح کا آپ کی زبان سے سننا یقیناً ہمارے لئے مفید و بابرکت ہوگا۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ۔ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

جناب چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی تقریر

(ایڈریس کے جواب میں جناب چودہری صاحب نے جو تقریر فرمائی۔ اور جس کا مفہوم مولوی عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے قلمبند کیا۔ درج ذیل ہے)

جناب چودہری صاحب جب تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ تو آپ پر پھول برسائے گئے۔ اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

جناب چودہری صاحب نے فرمایا۔

قاضی صاحب اور برادران! مجھے افسوس ہے کہ چونکہ آج تمام دن بلکہ کل سے مجھے نزلہ کی شکایت ہے اسلئے جماعت احمدیہ لاہور کی مجلس میں جو شاید چند سال مجھے میسر نہ آسکے۔ میں اتنی دیر نہ بول سکونگا جتنی دیر بولنے کی مجھے خواہش تھی۔ خدا کرے اس محبت کے نتیجہ میں جو آپ کو مجھ سے ہے آپ وہ کسی اور مجلس سے جو احباب جماعت احمدیہ کی مجلس نہ ہو۔ مجھے حاصل نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ دنیاوی مجالس میں بعض دفعہ محض تکلف اور نمائش کی خاطر باتیں کی جاتی ہیں۔ لیکن یہاں جن جذباتِ محبت کا اظہار کیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ آپ کے دلوں میں اس سے بھی زیادہ محبت موجود ہے۔

دعاؤں کی ضرورت

میری جو تعریف کی گئی ہے۔ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ مجھے جو عہدہ ملا ہے مجھے یقین ہے کہ اس کی

میں نے اپنے ان احباب کو بھی جن سے میری خط و کتابت رہی ہے۔ اس فیصلے سے مطلع کر دیا تھا۔

عہدے کیلئے میں نے کسی سے درخواست نہیں کی

میں نے وائسرائے یا وزیر ہند یا کسی سے بالواسطہ یا بلا واسطہ کبھی اس عہدہ کے لئے یا کسی اور عہدے کے لئے کبھی خواہش کا اظہار نہیں کیا۔ جب سر آغا خان دہلی تشریف لائے تھے۔ تو میں انہیں ملنے کیلئے گیا۔ کیونکہ انہیں پہلے ہی مجھ سے اخلاص اور محبت پیدا ہو چکی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں تمہاری ذات پر فخر کرتا ہوں۔ کل ایک دعوت

اسلام کا انحصار عہدوں پر نہیں

جو لوگ اس تقرر کے مخالف تھے وہ تو سمجھ رہے ہونگے۔ کہ نہ معلوم احمدی جماعت اور ظفر اللہ خاں اس کے لئے کس قدر سر توڑ کوششیں کر رہا ہوگا۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں۔ کہ اس میں کہاں تک حقیقت ہے۔

بعض لوگوں نے تو یہاں تک کہا۔ کہ اگر یہ عہدہ ظفر اللہ خاں کو مل گیا۔ تو اسلام کا خاتمہ ہو جائیگا نعوذ باللہ اسلام ایسے عہدوں سے وابستہ نہیں ان کا اسلام ایسا ہو تو ہو۔ میرا اسلام ایسا نہیں

میرے دل میں حسرت ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین کے لئے قربانیوں کا موقع دے!

میرے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

میری والدہ صاحبہ جن کا ذکر ایڈریس میں نہایت محبت اور احترام کے ساتھ کیا گیا ہے بہت بیمار ہیں اور نمونیہ کا شبہ ہے گو حالت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ مگر میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان کے لئے دعا کریں۔

اس کے بعد میں جناب قاضی صاحب اور جماعت کے احباب کا تہِ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا ہے کہ میں آپکے ساتھ کھانا کھاؤں اور ملاقات کر سکوں۔

روانگی کی تاریخ

پہلی تجویز یہ تھی کہ میں ۱۳ار اپریل کو چارج لیکر ۱۴ کو یہاں سے شملہ روانہ ہو جاؤں۔ مگر اب میں نے یہ تجویز منسوخ کر دی ہے۔ اور اب میں انشاء اللہ تعالےٰ یہاں سے جمعرات کے روز ۱۱ار اپریل پونے دس بجے رات شملہ میل سے روانہ ہونگا۔

خاص خوشی

جو خوشی مجھے اس مجلس میں حصہ لینے سے اور اس میں شامل ہونے سے حاصل ہوئی ہے خوشی آپ کو مجھ سے زیادہ ہے۔ اب چونکہ میری ذمہ واریاں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ اور مجھے ان کا احساس ہے۔ اس لئے اب مجھے دعاؤں کی ضرورت بھی بہت زیادہ ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ آپ کی مخلصانہ دعائیں میرے شامل حال رہیں گی۔

تقرر کے خلاف شور و شر

میرے تقرر کے خلاف جس قدر شور و شر کیا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا یہ عہدہ ہمارے اور مخالفین کے درمیان وجہ نزاع ہے۔ مگر یہ کشمکش انہی کی طرف سے ہے۔ ہماری طرف سے نہیں اسکے متعلق میں اپنا رویہ ظاہر کر دینا چاہتا ہوں طبعاً جس طرح ہر شخص کے دل میں دُنیاوی ترقیات کی خواہش ہوتی ہے۔ میرے دل میں بھی ترقی کی خواہش رہی ہے۔ اور اسلامی مقاصد کی تکمیل کے لئے بھی ایسے جذبہ کا ہونا ضروری ہے۔ مگر اپنے متعلق میں عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اپنے دل میں کسی خاص عہدے کی خواہش کو کبھی داخل نہیں ہونے دیا میں نے بار بار اپنے دل کو ٹٹولا اور میں نے یہی فیصلہ کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ جس رنگ میں بھی مجھ سے خدمت لینا چاہے۔ میں ہر حالت میں خوش ہوں

میں وائسرائے نے مجھ سے کہا۔ کہ میں پانچ سال ولایت رہا ہوں۔ اور پانچ سال بمبئی اور تین سال گورنمنٹ آف انڈیا میں ہو گئے۔ اس تیرہ سالہ عہد حکومت میں صرف ایک ایسا ہندوستانی مجھے ملا ہے۔ کہ جب میں نے اس سے کہا کہ "کیا میں تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں" تو اس نے مجھے جواب دیا۔ کہ آپ میرے لئے کیا کر سکتے ہیں۔ سر آغا خان کو یہ بات سنکر از حد خوشی ہوئی۔ غرض میں نے نہ وائسرائے ہند سے نہ وزیر ہند سے اس عہدہ کیلئے درخواست کی۔ ایک اخبار نے ایک دفعہ اشارتاً میرے قیام انگلستان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ میں انگلستان میں اس عہدہ کے لئے کوشش کر رہا ہوں حالانکہ میں نے نہ ہندوستان میں اور نہ انگلستان میں کبھی کسی سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ جب مجھے مقرر کرنا تھا۔ تو بہر حال مجھ سے بھی دریافت کرنا تھا۔ اور جن صاحب نے مجھ سے دریافت کیا میں نے ان کے سامنے اپنی معذوری ظاہر کی۔ اور عذر پر عذر کیا۔ لیکن جب سب عذر رد کر دیئے گئے۔ تب میں نے کہا۔ یہ انعام ہے اور اسے رد کرنا مناسب نہیں۔

یہ عہدے بعض اسلامی مقاصد کی تکمیل میں تو مدد دے سکتے ہیں۔ مگر اسلام کا انحصار ان پر نہیں اور نہ میرے مقرر نہ ہونے سے احمدیت کو کوئی خطرہ تھا۔

ہم ترقی کرینگے

غرض مخالف سمجھتے تھے کہ جو کچھ ان کے پاس ہے۔ وہ ایک آدمی کو بڑا عہدہ ملنے سے تباہ ہو جائیگا۔ ہم حق پر ہیں۔ اور ہم ہی ترقی کرینگے۔ مگر یہ خوشی حقیقی خوشی تبھی ہوسکتی ہے۔ کہ میں رضاء الٰہی کے ماتحت اپنے فرائض بجا لاؤں۔ اسلئے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ میرے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔ ہمارے مخالفین نے اس تقرر کو ایک امتیازی رنگ دیدیا ہے۔ اس لئے آپ دعا کریں۔ کہ مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو۔ جو کوئی دھبہ لگائے۔

آپ کی محبت کے برابر مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ میں یہ نہیں کہتا۔ کہ مجھے بڑھکر ہے۔ تاکہ آپ یہ نہ کہیں۔ کہ میں نے آپ سے ناانصافی کی ہے۔ آپ نے میرے متعلق جن جذبات کا اظہار کیا ہے۔ وہ میرے لئے ندامت کا موجب ہیں۔ کیونکہ میں انکا مستحق نہیں ؛

خدمتِ دین کی خواہش

اللہ تعالےٰ نے میری زندگی کو ہمیشہ آسان بنائے رکھا ہے۔ اور میرے دل میں حسرت ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین کے لئے قربانیوں کا موقعہ دے۔ میں نے اکثر عمر روزی کمانے میں گزاری ہے۔ اور کم حصہ خدمت دین میں صرف ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ میری اس خواہش کو پورا کرے۔ کہ میں دین کی فراغت سے خدمت کر سکوں۔

چند نصائح

آپ نے مجھ سے خواہش کی ہے۔ کہ میں آپ کو چند نصائح کروں۔ ایسی نصائح میں خطبات میں کرتا رہا ہوں۔ مگر چند باتیں آپ ضرور ذہن نشین کر لیں۔

چند دن ہوئے مجھے ایک چھوٹی سی مجلس میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ وہاں ایک غیر احمدی صاحب نے محاسن اسلام پر مضمون پڑھا۔ ایک ہندو صاحب نے مجھ سے بھی خواہش کی۔ کہ میں بھی مروجہ اسلام اور احمدیت کا مابہ الامتیاز بیان کروں۔ ان صاحب کا سوال یہ تھا۔ کہ جب اسلام میں ایسی اچھی باتیں موجود ہیں۔ تو آپ کو مذہبی لحاظ سے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ کیا اختلاف ہے۔ میں نے جو بیان کیا اس کی تفصیل میں تو نہیں جاتا۔ مگر ایک بات پیش کر دینا چاہتا ہوں۔ عام مسلمانوں اور احمدیوں کے بعض فرق بیان کرنے کے بعد میں نے کہا ہمارا اور ان کا فرق جاگتے ہوئے اور سوئے ہوئے آدمی کا ہے۔ وہ تو ایسے ہیں۔ جس طرح ایک سویا ہوا آدمی بعض دفعہ آنکھیں کھول دیتا اور پھر سو جاتا ہے۔ مگر ہم جاگتے ہوئے ہیں۔ اور زندہ اسلام پیش کرتے ہیں۔ ہماری زندگیاں اسلام کی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ بعض انفرادی کمزوریاں ہم میں بھی ہیں۔ مگر اجتماعی نہیں۔ اور وہ لوگ مردہ اسلام پیش کرتے ہیں۔ وہ صرف یاد کر لیتے ہیں کہ صحابہ نے یہ یہ قربانیاں کی تھیں۔ ہمارے سلف ایسے تھے۔ مگر خود یہ کہنے کی جرأت نہیں کہ ہم یہ کرتے ہیں۔ یا ہم زندہ اسلام پیش کرتے ہیں۔ اس مجلس کے صدر ایک امریکن مشنری تھے ان سے میں نے کہا کہ ہم معجزۂ ابراہیمی کو زندہ کر سکتے ہیں۔ اگر دشمن ہمیں آگ میں ڈال دے تو ہم دعوے کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بچائے گا۔ مگر دوسرے لوگ یہ دعوے نہیں کر سکتے۔ پھر میں نے صدر کی طرف دیکھ کر کہا۔

اور میرا انہیں کی طرف اشارہ تھا۔ کہ اگر ہم کو بھی صلیب پر کھینچا جائے۔ تو ہم حضرت مسیح کی طرح زندہ اترنے والے ہیں۔ ہم صحابۂ کرام کی طرح قربانیاں کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور مشکلات سے ہم نہیں گھبراتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سلامت ان میں کامیاب کرے گا۔ مگر دوسرے لوگ ابتلاؤں سے صحیح و سلامت نہیں نکل سکتے۔ کیونکہ خدا سے تعلق نہیں رہا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قدم قدم پر ترقی عطا کرتا جائیگا وہی صاحب جب جلسے سے باہر نکلے۔ تو کہنے لگے احمدی جماعت آج کل سخت مشکلات میں ہے۔ اگر یہ جماعت ثابت قدم نکلی۔ تو ان کے دعوے کی صداقت کا پتہ چل جائے گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے ہماری جماعت گو آج کل بعض مشکلات میں سے گزر رہی ہے۔ مگر میں نے جماعت میں کوئی گھبراہٹ اور پریشانی نہیں دیکھی بلکہ جماعت کے افراد میں ایک تازگی اور فرحت محسوس کرتا ہوں۔ یہ مشکلات ترقیات کا پیش خیمہ ہیں۔ ہماری تھوڑی سی مخالفت ہوئی۔ مگر اس کے بہت اعلےٰ نتائج نکلے۔

اس موقعہ پر میں نے جو دعوے پیش کیا وہ سچا دعوے تھا۔ مگر یہ مجموعی دعوے ہے ہر فرد کے ساتھ اس کا پورا ہونا ضروری نہیں مگر ہم میں سے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ وہ انفرادی طور پر اپنے آپ کو اس قابل بنائے۔ تاکہ وہ اپنے تئیں ان انعامات سے محروم نہ کرے جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔ نہ جماعت کو شرمندہ کرنے والا ہو۔ ان صاحب نے بھی دبی زبان سے کہا کہ آپ میں سے ہر شخص ایسا نہیں۔ میں نے کہا ہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عبد اللہ بن ابی سلول جیسے منافق بھی موجود تھے۔ اس وقت بھی ایک قلیل جماعت منافقین کی تھی۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم انفرادی طور پر بھی اس دعوے کو سچا ثابت کرنے والے ہوں۔

موجودہ مشکلات کا ذکر

آج کل ایسے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جو بعض کمزور طبیعتوں کو ڈرانے والے ہیں۔ مگر جیسا کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے۔ ان مشکلات میں سے گزرنے کو قربانی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مجموعی صورت میں کون ان کو قربانی کہہ سکتا ہے۔ حکومت کا رویہ بعض حالات میں قابل اعتراض

ہو۔ تو ہو مگر یہ نہیں کہ وہ ہمیں تبلیغ سے روکتی ہو۔ یا ہمیں شدید مصائب و مشکلات کا نشانہ بنا رکھا ہو۔ پس یہ قربانی کوئی قربانی نہیں۔ یہ محض ایک نمونہ ہے۔ ہم سے تھوڑی سی قربانی طلب کی گئی۔ جس میں ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے پورے اترے۔ ان دنوں جو لذت ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ آپ خود بھی محسوس کرتے ہوں گے۔ کہ وہ چند سال قبل نہیں تھی۔ پہلے بھی مخالفت تھی۔ مگر اس حد تک نہیں۔ جیسی کہ اب ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ ہمیں یہ سبق دینا چاہتا ہے۔ کہ ہم دنیاوی سہاروں پر تکیہ کرنا چھوڑ دیں۔ حکومت اور دوسرے سب سہارے اللہ تعالےٰ نے توڑ دیئے ہیں۔ اور خالص طور پر ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ کی تعلیم دی جا رہی ہے جماعت کے آپس کے تعلقات میں بھی نمایاں فرق محسوس کر رہا ہوں۔ احمدی بھائیوں سے ملنے میں جو سرور و لذت پہلے محسوس کرتا تھا۔ اب اس سے بہت زیادہ محسوس کرتا ہوں۔

دعا کی درخواست

اب میں آپ لوگوں سے چند سالوں کے لئے جدا ہو رہا ہوں۔ مجھے آئندہ چار پانچ سالوں میں ملاقات کے ایسے مواقع میسر نہیں آئینگے زمینی لحاظ سے بھی دوری ہوگی۔ گو رشتۂ اخوت کو فاصلہ ڈھیلا نہیں کر سکتا۔ کام کی نوعیت کے لحاظ سے بھی میں کچھ اکیلا ہوں گا۔ دہلی اور شملہ کی جماعت بھی کم ہے اس لئے ان تمام صاحبان سے جو موجود ہیں یا موجود نہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رضا پر چلائے۔ میں نے اس عہدہ کو رضاء الٰہی حاصل کرنے کے لئے قبول کیا ہے۔ مجھے اپنی ذمہ واریوں کا احساس ہے۔ آپ کو میری طرف سے کوئی درخواست پہنچے یا نہ پہنچے۔ آپ متواتر اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھیں۔

مسلمانانِ پنجاب اور ان کے راہ نما

زمیندار ۱۴ اپریل نے مندرجہ بالا عنوان سے حسب ذیل سطور لکھی ہیں۔ جو دیدۂ عبرت سے پڑھنے کے قابل ہیں:-

"یہ سنت خداوندی ہے۔ اور ہمیشہ سے اسی طرح چلی آئی ہے۔ مسلمان اگر ہندوستان میں ذلیل و رسوا ہوئے۔ تخت سلطنت سے فرش مذلت پر گر کر سلاسل غلامی میں جکڑ دیئے گئے۔ تو اس کا سبب یہی تھا۔ کہ ان کے اصحاب اثر و نفوذ یعنی امراء و علماء حق سے ہٹ گئے۔ اور خصائص اسلامی کو چھوڑ بیٹھے مسلمانان پنجاب کی حالت دیکھ کر یہ حقیقت کبریٰ سامنے آ جاتی ہے۔ "زمیندار" اور اس کے روشن خیال و دیدہ ور ہم نوا چلاتے رہے۔ کہ کسی طرح امراء و رؤسا کا طبقہ اور ان کے روحانی پیشواؤں کی غالب اکثریت ان حرکات مذبوحی کو چھوڑ بیٹھے۔ جن کی وجہ سے تمام قوم ہدف سہام مصائب و بلیات ہو رہی ہے۔ اور جن کا خمیازہ ملت اسلامیہ کے متوسط اور ادنیٰ طبقہ کو اٹھانا پڑتا ہے۔ ان کی سب سے بڑی بد اعمالی یہ تھی۔ کہ انہوں نے جاہ و منصب کے لئے حصول ترفع کے لئے جلب زر کے لئے قوم کا بیڑا غرق کرنا شروع کر دیا۔ اگر اس تمام مفہوم کو ایک جامع لفظ میں ادا کرنا ہو۔ تو یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ان میں ٹوڈیت آ گئی۔ یہ ٹوڈیت کا مرض پہلے کچھ کم ہو چلا تھا۔ مگر اب نہایت سرعت سے بڑھ رہا ہے اور پنجاب کے اکابر کہلانے والے اکثر مسلمان اس موذی مرض کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ ان کی مجالس و ادارات کی تمام سرگرمیاں حکام پرستی پر مبنی ہیں۔ حق گوئی کی خدا اور رسول خدا کی رضا جوئی کی۔ اور تحفظ مفاد ملت کی توفیق ان سے چھن گئی ہے۔ ان کے سامنے صرف ارباباً من دون اللہ کی پرستش ایک بندھی رقم ہر مہینہ مشاہرہ کی شکل میں جیب میں ڈالنے کی خواہش ہے۔ اور یا اپنے بھائیوں بھتیجوں اور بھانجوں کو نوکریاں دلوانے کی تمنا ہے۔ چائے کی ایک پیالی کے عوض جنس ایمان بیچ دینا ان کے نزدیک نہایت منفعت بخش سودا اور مفاد ملت کو ذاتی اغراض پر قربان کر دینا ان کے لئے نہایت آسان ہے۔ از بسکہ یہ لوگ خود غرض اور بے اصول ہیں۔ اسلئے چاہتے ہیں کہ سب کچھ اپنے ہی لئے رکھیں۔ انکی منافقت کا یہ حال ہے۔ کہ ظاہر میں دوست ہیں۔ اور باطن میں دشمن زبان پر شہد ہے اور دل میں زہر۔ آپس میں ملتے بہت تپاک سے ہیں۔ مگر چھریاں۔ کٹاریاں بھی چلتی ہیں۔ ان ملت فروشوں کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ اگر یہ متحد ہو جائیں۔ اور اپنے ذاتی مفاد کیلئے انفرادی طور پر کوشش کرنے کی بجائے متحدہ کوشش کریں۔ تو یقیناً کچھ نہ کچھ فائدہ ملت کو بھی پہنچتا ہے مگر انکی

نواں شہر دوآبہ میں شاندار مناظرہ

نواں شہر ۱۲ اپریل - نام نہاد انجمن اسلامیہ نواں شہر دکریام کا سالانہ جلسہ ۱۱ - ۱۲ اپریل ۳۶ء کو ہوا - جس میں عبد الغفار صدر مجلس احرار امرتسر - مولوی احسان احمد شجاع آبادی مولوی محمد علی جالندہری وغیرہ شامل ہوئے - حسب دستور مولویوں نے احمدیت کے خلاف نہایت گندہ زبانی سے کام لیا - اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت پر ناپاک اتہامات لگائے - محمد علی جالندی نے اپنی تقریر میں کہا - کہ اختتام تقریر پر احمدیوں کو وقت دیا جائیگا - اس پر ہماری جماعت کے علماء مولوی محمد شریف صاحب مولوی فاضل مبلغ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل دیال گڑھی اور مولوی عبد المالک خان صاحب رام پوری مولوی فاضل مع احباب جماعت ہائے احمدیہ کریام - راہوں - بیر سیاں - سڑوعہ - لنگڑوعہ وغیرہ ان کے جلسہ گاہ میں پہنچ گئے - اور مہتممان جلسہ کے سامنے یہ معقول مطالبہ پیش کیا - کہ چونکہ مدعی ہم ہیں - پہلے ہم اپنے دلائل بیان کریں گے - اس کے بعد اعتراض کا حق ہوگا - لیکن وہ نہ مانے - بلکہ اصرار کرتے ہوئے کہا - پہلے وہ اعتراض کریں گے پھر احمدی جواب دیں - تبلیغ کی غرض سے ہم نے ان کی یہ نامعقول بات بھی مان لی - اور اس پر دس دس منٹ کی باری پر مناظرہ شروع ہوا - جو دو گھنٹہ جاری رہا - احراریوں کی طرف سے چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایم - ایل - سی راہوں تھے - اور ہماری طرف سے جناب میاں عطاء اللہ صاحب بی - اے ایل ایل بی پلیڈر صدر تھے - احراریوں کی طرف سے مولوی محمد علی جالندہری مناظر تھے - اور ہماری طرف سے مولوی محمد شریف صاحب مناظرہ شروع ہوا - تو غیر احمدی مولوی نے شرافت تہذیب، اخلاق اور متانت کو بالائے طاق رکھکر سوقیانہ انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کرنے شروع کئے - جن کے ہماری طرف سے نہایت تہذیب اخلاق اور متانت سے جواب دیئے گئے - اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل قرآن مجید اور احادیث سے پیش کئے گئے -

مناظرہ سے واپسی پر مسلمان شرفا اور ہندو اصحاب نے محمد علی کا دلائل کی رو سے لاجواب ہونا اور بد اخلاق ہونے کا برملا بیان کیا -

نہایت ہی خوشی کا مقام ہے - کہ ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے -

خاکسار :- حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

صدر احرار کی بدزبانی کے خلاف صدائے احتجاج

لدھیانہ ۱۲ اپریل - آج نیشنل لیگ کے خاص اجلاس میں ذیل کی قرارداد پاس کی گئی -

۱ - یہ جلسہ مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار کی سیالکوٹ والی تقریر پر جس میں انہوں نے ہمارے واجب الاحترام امام حضرت امیر المومنین کی ذات بابرکات کے متعلق فحش کلامی کی - گورنمنٹ کی خاص توجہ مبذول کراتا ہے - اور صدر احرار کی اس نازیبا حرکت پر نفرت و حقارت کا اظہار کرتا ہے -

سکرٹری نیشنل لیگ لدھیانہ کی طرف سے حکومت پنجاب کے چیف سکرٹری کو بذریعہ تار اطلاع دی گئی (نامہ نگار)

مبلغین کو اطلاع

چونکہ سال رواں ختم ہو رہا ہے - اس لئے ہر ایک مبلغ اپنے مشن کی سالانہ تبلیغی کارگذاری کی رپورٹ مرتب کر کے جلد سے جلد مجھے بھجوائیں - رپورٹ مرتب کرتے وقت لنڈن مشن کی سال ۳۵-۱۹۳۴ء کی رپورٹ مندرجہ الفضل ۲۸ ہی سکتہ ء ضرور ملاحظہ فرمالیں - اور اس کے مطابق شعبہ وار رپورٹ مرتب کریں - نیز یہ امر خاص طور پر ملحوظ ہے - کہ مشن کی کل آمد اور کل خرچ کا ایک گوشوارہ تیار کر کے بھجوائیں - م

امرتسر میں احراریوں کی فتنہ انگیزیاں

جماعت احمدیہ کے علاوہ حکومت کے خلاف بھی اشتعال انگیز تقریر

امرتسر ۱۲ - اپریل - بعد نماز جمعہ مسجد خیر الدین میں احراریوں کا جلسہ بصدارت مولوی عبد الغفار غزنوی منعقد ہوا - جس میں غزنوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا -

نبی کریم نے فرمایا ہے اگر تو حاکم ہو اور کوئی شخص شریعت کے خلاف کوئی نئی بات نکالے تو اسے تلوار سے مٹا دو - میری امت پر ایک وقت آئے گا کہ جب اس سے اسلام نکل جائے گا - مسجدوں میں لوگ آئینگے مگر ان کے اندر اسلام نہیں ہوگا - اس وقت وہ محکوم ہو جائیں گے - آج ہم پر یہی وقت آگیا ہے - جب حقوق لینے کا سوال آتا ہے - تو کہتے ہیں کہ ہم ۵۶ فی صدی ہیں - مگر جب قربانی کا مطالبہ کیا جائے - تو بس خاموش ہو جاتے ہیں -

ہم کو مجبور کیا جاتا ہے کہ ظفر اللہ قادیانی کا ممبر ہونا منظور کریں - ہم یہ مانتے ہیں - کہ ظفر اللہ خاں کا چال چلن اچھا ہے - یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ بہت لائق ہے - مگر ہم چاہتے ہیں - کہ ظفر اللہ یا فضل حسین کی بجائے کوئی لولہ لنگڑا آدمی ممبر بن جائے - حکومت کہتی ہے کہ ہم دو فرقوں میں منافرت پھیلاتے ہیں - اگر جمع ہو کر حرمت رسول کے قائم کرنے کے لئے بولنا منع ہے - اور اسی کا نام منافرت پھیلانا ہے - تو ہم ایسا ضرور کریں گے - ہم کو ہندوستان کی آزادی کی ضرورت نہیں حرمت رسول کے لئے تمام دنیا کو قربان کر دیں گے - آج ہم غلامانہ زندگی بسر کر رہے ہیں - اور یہ بدترین زندگی ہے -

وہ پیر حسن نظامی جس نے تمام جہان کو لوٹ کر اندر ڈال لیا ہے - کہتا ہے کہ ظفر اللہ بڑا عقلمند ہے - وہ پیر سن لے - کہ بڑے بڑے عیسائی ظفر اللہ سے لائق ہیں - جنہوں نے ہم کو غلام بنا رکھا ہے - کیوں نہ ان کو نمائندہ بنایا جائے -

ہم مانتے ہیں کہ ہم غلامانہ بلکہ ذلیل ترین زندگی بسر کر رہے ہیں - دنیا کہتی ہے کہ آج ہمیں عیسائیوں نے یہ کہا - آریوں نے یہ کہا - انہوں نے کچھ نہیں کہا - بلکہ ہم نے خدا کو چھوڑ دیا ہے رسول کو چھوڑ دیا ہے - اسلام کی تعلیم کو چھوڑا ہے - اور یہ اس کی سزا ہے - جہاں مذہب کا سوال ہوگا - ہم ہر ایک عیسائی آریہ سکھ سے ٹکرانے کو تیار ہیں - مجلس احرار جو آواز اٹھائے - تم اس کی فرمانبرداری کرو -

مرزائی کوئی مذہبی فرقہ نہیں ہے - خدا کی قسم دس ہزار روپے میرے ہاتھ پر رکھ دو شام کی گاڑی پر آج ہی قادیان پہنچتے ہیں - سورج نکلنے سے پہلے آدھا قادیان مسلمان ہو جائیگا وہ تو روپیہ کے لالچ سے اس میں پھنسے ہوئے ہیں -

ان سے مناظرہ مت کرو - انہوں نے مناظرہ صرف اپنا پیغام پہنچانے کا ڈھونگ رچا رکھا ہے - اس وقت ضرورت ہے اتحاد کی - اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے - کہ اپنے آپ کو ایک نظام میں کر دو - مگر ہم میں نظام نہیں - ہم تو لعنت سے بھری ہوئی اور ذلیل ترین زندگی بسر کر رہے ہیں -

مسلمانو! غور سے سنو اگر آزادی چاہتے ہو تو ایک بات پر عمل کرو - اگر مرزائیت کو ختم کر دو تو گورنمنٹ کی بنیاد خود کھوکھلی ہو جائے گی - گورنمنٹ کے استحکام کا باعث یہی لوگ ہیں - مرزا صاحب کو نبوت کے مقام پر گورنمنٹ نے کھڑا کیا ہے - مرزائی ٹھ بند پولیس اس لئے تیار کر رہے ہیں - کہ جب گورنمنٹ کو کانگریس وغیرہ کے مقابلہ کی ضرورت پیش آئے گی - تو یہ ان کے مقابلہ کے لئے کام آئیں گے - ہم کانگریس کو مضبوط کریں گے - اگر سارا پنجاب پندرہ دن تک متفقہ طور پر احمدیوں کا مکمل بائیکاٹ کرے - تو یہ سب مسلمان ہو جائیں گے -

(نامہ نگار)

"زمیندار" کی غلط بیانی اور فریب کاری کی تردید

"الفضل" میں روزانہ نومبائعین کی فہرستوں کا شائع ہونا جہاں خدا تعالےٰ کی اس نصرت اور تائید کا ثبوت ہے۔ جو جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ وہاں احراریوں کی ہزیمت اور ناکامی کا بہت بڑا ثبوت بھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن بیعت کرنے والوں کے متعلق مختلف قسم کی غلط بیانیوں دھوکا دہیوں اور فریب کاریوں سے کام لیتے رہتے ہیں۔ اور جب ان کا راز فاش کیا جاتا ہے تو اپنا سا موہنہ لے کر رہ جاتے ہیں۔

پچھلے دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے گورداسپور تشریف لے جانے پر جن لوگوں نے بیعت کی۔ ان کے متعلق "احسان" اور "زمیندار" دونوں نے کئی رنگ میں جھوٹ سے کام لیا۔ اور "زمیندار" نے چند ایک فرضی ناموں کا ذکر کرتے ہوئے چودہری فضل میراں صاحب ساکن دارا پور ضلع گورداسپور کے متعلق یہاں تک غلط بیانی سے کام لیا۔ کہ انہوں نے صرف احمدی ہونے سے انکار کیا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سخت نازیبا الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ لیکن چودہری صاحب موصوف نے جو تحریر ہمارے پاس بھیجی ہے۔ اور جسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ "زمیندار" وغیرہ نے کس قدر غلط بیانی پر کمر باندھ رکھی ہے۔ اور کس طرح خلق خدا کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ چودہری صاحب موصوف لکھتے ہیں:۔

مکرمی ایڈیٹر صاحب الفضل قادیان السلام علیکم مجھے ۱۲ر اپریل کے اخبار "زمیندار" کے صلہ پر یہ پڑھ کر سخت تعجب ہوا۔ کہ چودہری عبد الحمید مالک بھٹہ خشت گورداسپور نے میرے متعلق یہ لکھا ہے۔ کہ میں نے نعوذ باللہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے انکار کیا ہے۔ اور میں ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ یہ الزام سراسر غلط اور بے بنیاد ہے میری کوئی گفتگو حضرت مرزا صاحب کے متعلق چودہری عبد الحمید و مستری محمد ابراہیم وغیرہ سے نہیں ہوئی۔ میں حضرت مرزا صاحب کو خدا کا نبی اور مسیح موعود سمجھتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں داخل ہوں:۔ لعنت اللہ علی الکاذبین:۔ خاکسار فضل میراں احمدی بقلم خود ساکن موضع دارا پور ضلع گورداسپور

"احسان" اور "زمیندار" اپنے گریبان میں موہنہ ڈالیں

"زمیندار" و "احسان" نے حال ہی دو باتوں میں بہت کچھ رنگ آمیزی کرنے کے بعد انہیں شائع کیا ہے۔ پہلی بات تو یہ لکھی ہے کہ ایک شخص رحمت اللہ کی بیوی کو احمدی مستورات نے مارا ہمیں جو کچھ معلوم ہوا ہے۔ وہ صرف یہ کہ ایک شخص رحمت اللہ کمہار کی بیوی کی اپنی ہم قوم عورتوں سے جو کہ احمدی نہیں۔ بول چال ہوئی۔ اس پر پولیس میں پانچ عورتوں کے متعلق احراریوں نے رپورٹ دے دی۔ اور کوشش کی۔ کہ اسی قوم کی کسی احمدی عورت کا نام بھی لکھا دیں۔ مگر بعد میں جو معافی نامہ مرتب کیا گیا۔ اور جو ۱۳ر اپریل کے "احسان" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں صرف دو عورتوں کے نام درج ہیں۔ جو کہ احمدی نہیں ہیں۔ معلوم نہیں وہ رپورٹ غلط تھی۔ جو پولیس میں پانچ عورتوں کے متعلق دی گئی۔ یا معافی نامہ غلط ہے۔ بہر حال عورتوں کی اس تو تو میں میں سے کسی احمدی مرد یا عورت کا کوئی تعلق نہیں:۔

دوسری بات یہ لکھی گئی ہے کہ چار احمدی نوجوانوں نے ایک احمدی کے ہاں اس وقت چوری کی۔ جبکہ وہ نماز جمعہ پڑھنے کے لئے معہ مستورات گیا ہوا تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہوا ہے۔ ایک دو لڑکے ایک گھر میں داخل ہوئے۔ ممکن ہے انہوں نے کوئی نقصان کیا ہو جس کے متعلق مجرم ثابت ہونے پر سزا پائیں گے۔ لیکن اگر کسی ناسمجھ اور نادان بچے کی کسی حرکت کا الزام جماعت احمدیہ پر لگایا جا سکتا ہے۔ تو کیوں ہر روز زمیندار اور احسان مسلمانوں کے جو کارنامے شائع کرتے رہتے ہیں۔ ان کی ذمہ واری احرار پر عائد نہیں ہوتی۔ "احسان" نے جس پرچہ میں "مرزائی چوروں کی گرفتاری" کے عنوان سے چوکھٹے میں خبر شائع کی ہے۔ اسی میں "عصمت دری کے الزام میں تین ماہ قید" "اقدام آبروریزی کے الزام میں بریت" "سائیکل چور کو نو سال" اور جیب تراش کو سزا" کے عنوانات سے جو خبریں شائع کی ہیں۔ وہ سب کی سب انہی مسلمانوں کے متعلق ہیں۔ جن کی قیادت اور راہ نمائی کا شرف احراریوں کو حاصل ہے۔ اور یہ تو صرف وہ واقعات ہیں۔ جو "احسان" نے صرف ایک دن کے پرچہ میں شائع کئے۔ ورنہ ہر روز اسی قسم کی باتیں اس کثرت سے ہوتی رہتی ہیں۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ اور ان لوگوں میں ہوتی ہیں۔ جو "احسان" کے نزدیک مسلمان اور اسلام کے شیدائی ہیں۔ اگر احراری یہ سب کچھ بخوشی برداشت کر رہے ہیں۔ بلکہ خود ہر جگہ شرمناک حرکات کے مرتکب ہو کر خادمان اسلام بنے ہوئے ہیں۔ تو نادان احمدی لڑکوں کی کسی ایسی حرکت کو۔ جسے سخت ناپسند کیا گیا۔ اور جس کے ثابت ہونے پر انہیں سزا دی جائے گی۔ کس موہنہ سے اعتراض کر سکتے ہیں۔ "احسان" اور "زمیندار" اپنے گریبان میں موہنہ ڈال کر دیکھیں:۔

جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو مبارکباد کے تار

لکھنؤ ۱۳ر اپریل۔ آنریبل چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے آج لاہور میں بذریعہ تار آنریبل سر جوزف بھور سے اپنے معزز عہدے کا چارج لیا۔ اس سلسلہ میں جناب چودہری صاحب کی خدمت میں مبارکباد کے علیحدہ علیحدہ تین تار ہندوستان کے مشہور شاعر اور مزاحیہ نگار مولانا شوکت صاحب تھانوی نے خاکسار راقم سطور ہذا نے اور عزیزی مولوی محمد طلحہ صاحب ایڈووکیٹ لکھنؤ نے دیئے:۔ خاکسار محمد عثمان احمدی از لکھنؤ

احراری ملاّ عنایت اللہ کی اوٹ پٹانگ تقریر

۱۲ر اپریل شب کے آٹھ بجے بٹالہ پاس شارع عام پر جہاں سے احمدیوں کی عام آمد و رفت ہے ایک دکان کی چھت پر احراری معہ کچھ آریوں کے جمع ہوئے۔ ایک شخص تاج الدین لدھیانوی کو صدر بنایا گیا۔ اور ملا عنایت اللہ نے بے سروپا اور غلط بیانیوں سے پر تقریر کی۔ جو رات کے بارہ بجے تک جاری رہی۔ احراریوں نے یہ نیا اڈا اس لئے تجویز کیا۔ کہ راستہ چلتے احمدیوں کو اپنی بیہودہ گوئی سے اذیت پہنچائیں۔ اس تقریر میں سے چند باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ ابتدا میں کہا ہم کو جیلوں میں جانا پڑا ہے کیونکہ ہم نے چہرہ محمدی کو دیکھا ہے۔ دوستو ہمیں جانیں پیاری ہیں۔ ہمیں جیل میں مشکل ترین چیزیں پیش کی جاتی ہیں۔ مگر ساری چیزیں بھول جاتی ہیں۔ کیونکہ جب ہم جیل میں جاتے ہیں۔ تو محمدی چہرہ نظر آجاتا ہے۔ پھر کہا تم کو نبوت کی حقیقت کا پتہ ہی نہیں۔ ہائے عنایت اللہ کے پاس وقت تھوڑا ہے۔ اگر نبوت کی حقیقت بتاؤں۔ تو تڑپ جاؤ۔ اور کسی اور نبوت کو تلاش ہی نہ کرو۔ اپنی بے مثال قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ آج تک میں نے ایک پیسہ بھی نہیں لیا۔ میں نے چندے میں سے کبھی ایک پیسہ اپنی بیوی اور والدہ کو نہیں بھیجا۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ جب کبھی کسی آدمی نے مجھ سے چندے کا حساب مانگا۔ تو میں نے صاف کہہ دیا کہ بھائی مجھے حساب نہیں آتا۔ پھر کہا جو کوئی ہم کو چھیڑے۔ یا اگر اس کو ہم چھیڑیں وہ ڈر جاتا ہے۔ دیکھو کشمیر کی مثال راجہ نے ہم سے معافی مانگی۔ اور جب ہم جیل میں تھے۔ تو دارو غہ صاحب ہم سے ڈرتے تھے۔ ہندوستان کے معزز اور سرکردہ مسلمان لیڈروں کے اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ انکی نظر تنگ ہے میری نظر وسیع ہے۔ وہ صرف مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ مگر میں یہ چاہتا ہوں سب مسلم ہندو متحد ہو جائیں۔ اور ملکر گورنمنٹ کا مقابلہ کریں۔ ورنہ اگر ہندوؤں پر مسلمان غالب بھی آجائیں۔ تو بھی انگریز کا جو تا مسلمانوں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۱ اپریل۔ حال ہی میں ایک طیارے نے کرائڈن (انگلستان) سے بی بورجے (فرانس) تک کا فاصلہ دو سو بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے ۳۰ منٹ میں طے کر کے پرواز کا نیا ریکارڈ قائم کرنا چاہا۔ لیکن ہالینڈ کے ایک طیارے نے کرائڈن سے راٹرڈیم کی طرف اڑ کر دو سو تین میل کا فاصلہ ۵۵ منٹ میں طے کیا

لاہور ۱۲ اپریل۔ خان بہادر دین محمد اڈیشنل سشن جج نے جدید مقدمہ سازش پنجاب کے منحرف سلطانی گواہ اندر پال کو مختلف مقدمات میں مختلف میعاد کی قید کی سزاؤں کے علاوہ سزائے موت کا بھی حکم سنایا۔

امرتسر ۱۲ اپریل۔ حکومت پنجاب نے قانون تحفظ والیان ریاست کے ماتحت ایک مقامی ہفتہ وار گورمکھی اخبار "دیس دردی" کی اشاعت ۹ اپریل کو ضبط کر لیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں مہاراجہ پٹیالہ اور مقامی سی آئی ڈی کے خلاف ایک مضمون شائع ہوا تھا۔

احمد آباد ۱۲ اپریل۔ ویرگام کی میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں کلکٹر کا خط سلور جوبلی کا پروگرام مرتب کرنے کے متعلق پڑھ کر سنایا گیا۔ تو اس پر غور کرنے کے وقت تمام منتخب شدہ ممبر واک اؤٹ کر گئے۔ کورم کم ہونے کی وجہ سے پریذیڈنٹ کو اجلاس ملتوی کرنا پڑا۔

پشاور ۱۱ اپریل۔ خان بہادر میاں فیروز شاہ نوشہرہ نے بریر نے میموریل تپدق وارڈ فنڈ میں ایک ہزار روپیہ دیا ہے۔ کرنل بریر نے انسپکٹر جنرل سول ہسپتال اور جیل خانجات صوبہ سرحد ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کے نام پر لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں تپ دق کے مریضوں کے لئے ایک وارڈ بنایا جا رہا ہے

میسور ۱۱ اپریل۔ مالاوالی اور کوٹ تانا ہالی دیہات ریاست میسور کے اچھوتوں نے دربار کے نام ایک مراسلہ ارسال کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ اگر ہندوؤں کی زیادتیوں کا سدباب نہ کیا گیا۔ تو ہم عیسائی ہو جائیں گے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ریاست میسور نے کچھ عرصہ پہلے مندرجہ بالا دیہات کے تالابوں کا پانی ہر خاص و عام کو استعمال کرنے کی اجازت دیدی تھی۔ جن میں اچھوت بھی شامل تھے لیکن ہندوؤں نے ان تالابوں کا پانی استعمال کرنا چھوڑ دیا۔ ان میں گندی چیزیں پھینک کر پانی گندہ کر دیا۔

میونخ ۱۰ اپریل۔ جرمنی کے جرنیل ایرک وان لون ڈراف نے اپنی سترھویں سالگرہ کے موقع پر کہا۔ کہ اسلحہ کی حد بندی کرنا بد اخلاقی ہے از سر نو جبری بھرتی کرنے سے ہی امن قائم رہ سکتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ سب ممالک جرمنی اور فرانس بھی امن چاہتے ہیں۔ لیکن بعض خفیہ طاقتیں انہیں اشتعال دلا رہی ہیں۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی استقبالیہ کمیٹی کے ایک اجلاس میں یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ ایسٹر کی چھٹیوں میں منعقد ہونے والی کانفرنس کو مسٹر جناح کی رائے کے مطابق ملتوی کر دیا جائے۔ اب اس کانفرنس کی تاریخ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل مقرر کرے گی۔

لاہور ۱۲ اپریل۔ مقامی عدالت میں لاہور کے ایک بیرسٹر بہاری لال کا غبن کے الزام میں چالان کیا گیا ہے۔ ملزم ہائی کورٹ کے ایک سابق جج کا داماد بیان کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک یورپین فوجی کپتان جس کی تبدیلی رنگون ہو گئی۔ ملزم کو قریباً بیس ہزار روپیہ کی رقم اس کے قرضخواہوں میں تقسیم کرنے کے لئے دے گیا۔ لیکن ملزم نے رقم قرضخواہوں میں تقسیم کرنے کی بجائے خود ہضم کر لی۔

مدراس ۱۲ اپریل۔ اندور کانگرس کمیٹی کے ایک پبلک جلسہ میں مسٹر راجگوپال اچاریہ نے اپنی تقریر میں تمام پبلک سرگرمیوں سے علیحدگی کا اعلان کر کے کانگرسی رفیقوں کے لئے مبہم کا کام دیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی بھی انہیں اس فیصلہ سے باز رکھنے میں کامیاب نہ ہوئے

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ماہ جنوری میں حجاز کے راستے پانچ لاریوں میں سوار ہو کر جو ایک سو آدمی حج کے لئے گئے تھے۔ ان کو راستے میں بہت سی مشکلات پیش آئیں۔ بغداد کی حکومت نے ان سے ضمانت کے طور پر ۲۴ روپیہ فی آدمی کا مطالبہ کیا۔ جو ان میں سے صرف چند ہی دے سکے۔ باقی سرحد کے باہر ہی بیٹھے رہے اور حج نہ کر سکے۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند لاہور اور پشاور ہوتے ہوئے ۲۰ اپریل کو شملہ پہنچیں گے۔

پشاور ۱۲ اپریل۔ مسٹر ایل ڈبلیو ایچ ڈی بیسٹ آئی سی ایس پولیٹیکل ایجنٹ ملاکنڈ نوشہرہ کالم کے ساتھ آلنگر فقیر کے لشکر کا مقابلہ کر رہے تھے۔ کہ آگرہ کے نزدیک شدید طور پر مجروح ہو کر ہلاک ہو گئے۔

بمبئی ۱۳ اپریل۔ بمبئی میں چیچک کا مرض تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ پچھلے ہفتہ کی سرکاری رپورٹ کے مطابق احاطہ بمبئی میں ۳۱۰۸ افراد اس مرض میں مبتلا ہوئے۔ جن میں سے ۷۰۵ مر گئے

لنڈن ۱۳ اپریل۔ دارالعوام نے لوہے اور فولاد کی درآمد پر نئی شرح کے مطابق لگائی ہوئی ڈیوٹی کو منظور کر لیا ہے۔

پشاور ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ قبائلی حملہ آور آگرہ کو چھوڑ گئے ہیں۔ اور منتشر ہو رہے ہیں۔

لاہور ۱۳ اپریل۔ ڈاکٹر خان صاحب بعزم پشاور سٹیشن پر پہنچے۔ تو ان کو حکومت سرحد کی طرف سے نوٹس ملا۔ کہ وہ تا اطلاع ثانی صوبہ سرحد میں داخل نہیں ہو سکتے۔

برلن ۱۱ اپریل۔ جرمنی کی طرف سے چند جاسوس اطالیہ میں اٹلی کی فوج کی حالت دیکھنے کے لئے بھیجے گئے تھے۔ روم کے نزدیک ایک چھاؤنی میں ان کو گرفتار کر لیا گیا حکومت جرمنی نے کہا ہے۔ کہ اگر حکومت انہیں رہا نہیں کرے گی۔ تو اس کا نتیجہ سوائے جنگ کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

دمشق ۱۱ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت برطانیہ عقبہ کی بندرگاہ پر اپنی حربی طاقت مضبوط کر رہی ہے۔ متعدد فوجی دستے پہنچ گئے ہیں۔ دو سو اڑتالیس کلومیٹر میں قلعہ بندی کی جا رہی ہے۔

الہ آباد ۱۱ اپریل۔ مسز کملا نہرو طبی وجوہ کی بناء پر عنقریب یورپ کو روانہ ہو رہی ہیں۔

ہزاری باغ ۱۳ اپریل۔ رام نومی کی تقریب پر ہزاری باغ میں ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ ایک سب انسپکٹر پولیس اور چند آدمی مجروح ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے رام نومی کے سلسلہ میں تمام بازاروں میں مہابیر کی تصویر والی جھنڈیاں لگائیں۔ مسلمانوں نے محرم کے جلوس میں رکاوٹ سمجھ کر ان کو ایسا کرنے سے منع کیا۔ ان کے باز نہ آنے پر فساد ہو گیا مسلح پولیس نے موقع پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

جالندہر ۱۲ اپریل۔ ریاست کپورتھلہ کی پولیس نے زمیندارہ لیگ کپورتھلہ کے صدر ہری سنگھ کو گرفتار کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ حکومت ہند نے یکم اپریل سے ٹیرف بورڈ کی میعاد میں ایک سال کا اضافہ کر دیا ہے۔

پشاور ۱۳ اپریل۔ درہ خیبر آمد و رفت کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ مگر فی کس ایک روپیہ ٹیکس لگا دیا ہے۔ اس سے پہلے کوئی محصول نہیں لیا جاتا تھا۔

لنڈن ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اطالیہ اور ایبے سینیا نے اپنی سرحد کا مسئلہ ایک مصالحتی بورڈ کے روبرو پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

کلکتہ ۱۲ اپریل۔ ایک مقامی کالج کا پروفیسر کسی دوسرے طالب علم کی جگہ بی۔ اے کے امتحان میں نقلی مونچھیں لگا کر بیٹھ گیا۔ جب وہ پرچہ لکھ رہا تھا۔ تو یکایک ہوا کا ایک جھونکا آیا۔ جس سے اس کی مونچھیں اڑ کر پرے جا پڑیں اس پر اس کا راز فاش ہو گیا۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ اسے کسی کالج میں نوکری کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اٹاوہ ۱۱ اپریل۔ کینیڈا کی پارلیمنٹ کے روبرو وہ ایڈریس منظوری کے لئے پیش ہونے والا ہے۔ جو سلور جوبلی کے موقع پر ملک معظم کو پیش کیا جائے گا۔ جس میں ملک معظم کو شاندار خراج تحسین ادا کیا جائے گا۔

پیرس ۱۱ اپریل۔ بلجیم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنے قرضہ جات طلائی سکہ میں ادا نہیں کرے گا۔ اس کا طلائی سکہ صرف ملک کے لئے ہے۔

نیویارک ۱۱ اپریل۔ غریبی اور مایوسی کے بادل شہر پر چھائے ہوئے ہیں۔ اس وقت نیویارک میں ۲۷ فی صدی محتاج ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد دو لاکھ بنتی ہے۔

پشاور ۱۲ اپریل۔ خان صاحب پیر کریم بخش خاں ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ سرحد تمام سکولوں میں تجربہ کے طور پر وائرلیس کا انتظام کر رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سے طلبا کو بہت فائدہ پہنچے گا۔

نئی دہلی ۱۳ اپریل۔ سکرٹریٹ حکومت ہند کی وزارتوں کی پہلی اور دوسری ڈویژن کے لئے کلرکوں کی اسامیاں پر کرنے کے لئے ۱۷ اگست کو امتحان مقابلہ ہوگا۔ اس کی میعاد یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک ہوگی امتحان کی فیس داخلہ بیس روپے ہوگی۔ اور امتحان کے مراکز الہ آباد۔ بمبئی۔ کلکتہ لاہور دہلی مدراس اور شملہ ہوں گے۔ ہر وہ شخص جو تخفیف میں آ گیا ہو یا حکومت ہند کے دفاتر سے برطرف کیا گیا ہو خواہ وہ ہیڈ کوارٹر میں ہو یا کہیں اور۔ اور یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء تک جس کی عمر ۲۴ سال سے زیادہ ہو اس

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی